۱۵۷۷
پیچی فرہاد
۱۵۷۸
ابطال فرا حصہ دوم
۱۵۷۹
حقیقۃ المسیح
۱۵۸۰
خاتم النبیین
۱۵۸۱
صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۹

اِنّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حق طلب کی سچی فریاد

جسمیں مولوی عبد المجید صاحب بی اے کا خط

اور اُسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہے

باہتمام احقر العبید راجی رحمت ربہٖ رشید محمد عبد المجید غفراللہ الحمید

مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

باسمہ اللہ تعالےٰ

اطلاع ضروری

جماعت احمدیہ سے امید ہے کہ اس رسالہ کو کامل غور سے ملاحظہ کرین گے
کیونکہ جو شبہات اسمین بیان ہوئے ہین وہ مرزا صاحب کے نہایت
دل دادہ کے ہین کسی مخالف کے نہین ہین اور اسپر بھی غور کرین گے کہ اُن ہی
کا بیان ہے کہ یہ شبہات مشتے نمونہ از خروارے ہین اب خیال کرنا چاہیے کہ
جن شبہات کا نمونہ اسس زور و شور کا ہے اُس کے سارے شبہے
کیسے عظیم الشان ہون گے اور پھر قدرت خدا کا یہ نمونہ اُن کی نظرون
مین پھر جائیگا کہ بعض نیک دل ایسے بھی ہوتے ہین کہ جنکی صداقت پر
ایمان لائے ہوئے ہین اُن پر ایسے زبردست شبہات بھی اُنکے
دل مین ہین اور اُنھین ظاہر بھی کر دیتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

انسان ضعیف البنیان قدرۃً اپنے دو مختلف خیالات کا بندہ ہی جسکو طریق سلوک مین
توفیق اور خذلان سے تعبیر کرتے ہین - یا دوسرے لفظون مین استقامت کہیے جو توفیق
کا مفہوم ہی - اور زلت جو خذلان کا مقتضی ہی - دنیاوی کاروبار مین ان ہی دو مخالف اور متضاد
مفہومون کو پختگی اور تلون طبعی سے موسوم کیا جاتا ہے - مین دیکھتا ہون کہ بندون کے
لیے اصل برکات کی ابتدا توفیق ہی سے شروع ہوتی ہے اگر توفیق الٰہی نہو تو کوئی کار خیر اُس سے
سرزد ہی نہین ہو سکتا ہی اسی لیے قرآن کریم کی تعلیم بھی ایسی ہی جیسا کہ ارشاد ہے -

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب

پس مبارک وہ بندگان خدا ہین جنکو اُسنے توفیق بخشی اور اسپر استقامت کی قوت بھی عنایت
کی - ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - اسیطرح سے شقاوت اور ضلالت کی بنیاد
بندون کی طبیعت مین اُس حکیم وعلیم وخبیر کی طرف سے اپنی حکمت بالغہ کے مناسب حال
ودیعت ہوتی ہے جس سے طرح طرح کے تخیلات لایعنی مضر صراط مستقیم بندون مین پیدا
ہو جاتے ہین اس لیے بندہ صراط مستقیم سے دور جا گرتا ہے اور بجاے استقامت اور
پختگی خیالات سلیمہ کے اُسکے دل ودماغ مین تلون کا عجیب وغریب جذر ومد اور طوفان
اُٹھتا رہتا ہے گاہے چنین گاہے چنان بھنور مین کبھی ڈوبتا ہی کبھی نکلتا ہی جس سے

اسکی استقامت بالکل جاتی رہتی ہی اور اپنے نفس اماره کا اسوقت بنده ہوجاتا ہی اور بعضے وقت اسے خود بھی اسکی خبر نہیں رہتی۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یہده اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ۔ اسوقت میرے سامنے ماسٹر مولوی عبدالمجید صاحب بی۔ اے۔ ساکن موضع حسینا ضلع مونگیر (جو میرے بڑے قدیم دوست مرحوم کے صاحبزادے ہین اور مجھکو آن کے ساتھ اور اُن کے بھائی مولوی عبدالحمید سلمہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور محبت ہے) کے دونون خطوط پیش نظر ہین ایک تو وہ خط مرقومہ ۱۰ اکتوبر کا جو کلکتہ سے بنام مولانا عصمت اللہ صاحب مدرس سوپول کے لکھا ہے۔ دوسرا وہ خط ہے جو انھون نے اپنے بھائی کو لکھا ہے اور چھپکر مشتہر ہوچکا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ یہ خط ہمارے قدیم دوست مولوی عبدالماجد صاحب نے شائع کرایا ہے۔ بنظر خیر خواہی اہل اسلام مجھے نہایت ضروری معلوم ہوا کہ مین پہلا خط بھی شائع کرون تاکہ ماسٹر صاحب کی واقعی حالت معلوم کرکے دیکھنے والے فیصلہ کرین کہ بنظر تحقیق اور حق پسندی کونسے خیالات لائق قبول ہین اور اسپر بھی نظر کرین کہ ایک ہی شخص کے دو قسم کے خیالات ہین پھر ایک شائع کیا گیا اور دوسرے پر پردہ ڈالا گیا اسکی کیا وجہ ہے۔

نقل خط مورخہ ۱۰ اکتوبر نوشتہ ماسٹر عبدالمجید صاحب بنام مولانا مولوی عصمت اللہ صاحب مدرس سوپول

۱۰- اکتوبر- کلکتہ- حضرت مرزا صاحب کی بعض تحریر- بعض خواب- بعض الہام وغیرہ وغیرہ کے متعلق شبہات ہوتے ہین اُسکو سوالون کے طرز پر لکھون گا- امید ہے کہ

ہمارے دوست میری تشفی کے قابل جواب دینگے - کیونکہ ہر حیثیت سے وہ ہم سے بہت زیادہ قابل ہین - غرض وہ خط احمدی نقطہ خیال سے ہمارے تاریک پہلو کو ظاہر کریگا - اس خط کا ایک مسودہ تو ضرور اپنے پاس رکھونگا - اور عند الملاقات حضور کو دکھلاؤنگا - لیکن اگر ہمت نے یاری کی تو ممکن ہی کہ ایک نقل بھی روانہ کرون - وہ خط کیا ہوگا اُسکا مضمون کس طرز کا ہوگا - نمونتہً[۱] کچھ نیچے درج کرتا ہون -

"حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے اُرِیکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ - یعنی مین تجھکو قیامت خیز زلزلہ دکھاؤن گا - اب سوال یہ ہے کہ اُس زلزلے کو آپکی زندگی مین آنا چاہیے یا نہین ؟ اگر الہام پانے والے کے لیے دیکھنا ضرور نہین ہی بلکہ اُسکی زندگی کے بعد اُسکے جانشین کا ایسے زلزلہ کو مشاہدہ کرنا الہام کو سچا کرتا ہی تو اسکی مثال قرآن مجید سے دینا چاہیے - اگر الہام پانے والے ہی کا دیکھنا ضروری ہے تو انصافاً فرمائیے کہ حضرت مرزا کی زندگی مین اس الہام کے بعد کب ایسا[۲] زلزلہ آیا -"

۱؎ لفظ نمونتہً پر خوب نظر رہے اس لفظ سے بخوبی واضح ہی کہ جس خط مین ماسٹر صاحب نے اعتراضات لکھے ہین وہ طویل خط ہی اور بہت اعتراضات اُسمین لکھے ہین - اب بالکل حق پوشی اور ناواقفون کی کامل بدخواہی ہی کہ ماسٹر صاحب متردد ہون اور دو قسم کے خیالات مرزا صاحب کے نسبت رکھتے ہون اور صرف ایک قسم کے خیالات مشتہر کیئے جائین جو مرزا صاحب اور اُنکی جماعت کے مفید ہین اور عوام اُس سے متاثر ہون اور وہ خیالات جو اُنکے مضر ہین پوشیدہ رکھے جائین - صداقت اور دیانت اور خیر خواہی کا یہ تقاضا تھا کہ دونون قسم کے خیالات کو مشتہر کیا ہوتا تاکہ ہر ایک منصف بطور خود فیصلہ کر لیتا - اب ماسٹر صاحب خوف خدا کو دلمین لاکر غور کرین کہ اگر وہ خیالات عنداللہ سچے ہین جنکو انھون نے پوشیدہ رکھا تو ضرور گنہگار ہوئے اور حق پوشی کے جرم مین مواخذۂ اُخروی کے ضرور مستحق ٹھہرے - اور جو ناواقف مشتہرہ باطل خیالات سے متاثر ہوگا - اُسکا گناہ بھی ماسٹر صاحب پر ضرور ہوگا اسپر غور کیجیے مین نہایت خیرخواہی سے کہتا ہون -

۲؎ مولوی عبد المجید سلمہ کے تعمق نظر اور راستبازی اور صفائی پر مین اُن کو مبارکباد دیتا ہون اور ہر گھڑی دل سے دعا نکلتی ہی کہ خیالات کی پراگندگی سے جو انسانی خاصہ ہے اُن کو یکسوئی اور طریق مستقیم نصیب ہو - اس خاکسار کے خیال مین اس سوال کا جواب شافی کوئی صاحب مرزائی جماعت سے دیوین ناممکن ہے کیونکہ جسطرح اس الہام مین خاص مرزا صاحب کو مخاطب کرکے پیشین گوئی کی گئی ہے اور اسکا ظہور مرزا صاحب کے وقت مین نہوا اس طرح قرآن مجید مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرکے کوئی پیشین گوئی نہین کی گئی جسکا ظہور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین نہوا ہو غرض یہ پیشین گوئی ضرور غلط ہوئی اسکا کچھ جواب نہین ہوسکتا ۱۲

ع۲ حضرت مرزا صاحب کا الہام ہی - مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی - اب سوال یہ ہے کہ (۱) اس الہام کے بعد سے حضرت مرزا صاحب وحی الٰہی سے بولنے لگے تھے یا بچپن ہی سے یا بعثت کے بعد سے؟ اگر اس الہام کے بعد سے وحی الٰہی کے مطابق آپ بولنے لگے تو اسکے قبل والے کلمات طیبات کو کس نظر سے دیکھنا چاہیئے؟ (۲) یہ لفظ یَنطِقُ یکتب پر حاوی ہی یا نہین - یعنے کیا حضرت مرزا صاحب کی زبانی بات ہی الہام سے ہوتی تھی یا جو کچھ وہ لکھتے تھے اور بولتے تھے وہ بھی - غرض زبانی باتین اور لکھی ہوئی باتون مین سے کون سی عَنِ الْهَوَىٰ ہوتی تھی اگر کوئی بھی نہین یعنی اگر ہر دو وحی الٰہی سے ہوتی تھی تو (ع۱) ثناء اللہ والا اشتہار وحی الٰہی سے تھا یا نہین -؟ (۲) احمد بیگ ہوشیار پوری اور اُسکی ہمشیرہ وغیرہ کو جو خطوط لکھے گئے وہ وحی الٰہی سے تھے

ع۱ ۱۰ اکتوبر تک تو ہمارے عزیز مولوی عبد المجید سلمہ نے مثل ایک پورے مقنن جج کے معاملات متعلقہ الہام مرزا صاحب مین نہایت انصافانہ (۹) ایشو یعنے امور تنقیح طلب قائم کیے ہین ضمیمہ ع۱ مین دو ایشو اور ضمیمہ ع۲ مین (۷) ایشو مگر مجھکو ان کی دیانت اور عدالت سے تعجب یہ ہوتا ہے کہ جس عادل جج کے ایشو ایسے عمیق اور تجویز طلب ہون - پھر وہی جج چند ہی روز کے بعد بغیر اسکے کہ ان ایشو کا کوئی جواب لیوے اور کچھ ثبوت عدالت مین پیش ہو فریق سے ملکر ایک طرفہ فیصلہ کر کے حق طلب کی فریاد کے نام سے اپنا فیصلہ شائع کرے - اسی خاطر راقم نے دیباچہ مین عرض کیا ہے - کہ اللہ تعالے استقامت دیوے - یہ کوئی مروت نہین ہے کہ معرفت دیرینہ کے خیال سے چھا چشمی کے لحاظ سے فیصلہ غلط کر کے اپنی دیانت پر دھبہ لگائین بلکہ یہ تو صریح اخلاق کریمہ کا ضعف ہے ۱۲

ع۲ مولوی ثناء اللہ والا اشتہار - مرزا صاحب کے دوسرے قول کے بموجب قطعاً الہام سے تھا - مولوی صاحب نے لدھیانہ کے مناظرہ مین عام مخلوق کے روبرو ثابت کر دیا - اور ایک غیر مذہب تعلیم یافتہ نے اسکا فیصلہ بھی کر دیا - اگر طلب حق ہے تو رسالہ فاتح قادیان ملاحظہ کیا جاے - اسکے علاوہ مین کہتا ہون کہ اگر اسکو مان لیا جاے کہ وہ اشتہار الہامی نہ تھا بلکہ مرزا صاحب کی عاجزانہ دعا تھی تو بنظر انصاف مرزا صاحب کے اُن الہامات پر نظر کیجاے جو انھون نے لقرب الٰہی مین بیان کیے ہین اور خاصکر قبولیت دعا کے نسبت انکا الہام ہی باوجود انکی ایسی عاجزانہ دعا قبول نہو جسکی قبولیت اور عدم قبولیت پر مرزا صاحب نے اپنے صدق وکذب کو منحصر کیا ہی - او قبول نہونے کی تقدیر پر عام مخلوق کے روبرو مرزا صاحب اپنے اقرار سے کاذب و مفتری ٹھہرتے ہین یہ نہایت تعجب اور حیرت ہی کی بات نہین ہی بلکہ یہ اشتہار اُن الہامات کو غلط بتاتا ہی جو انھون نے اپنے قرب کے نسبت بیان کیے ہین خصوصاً وہ الہام جسے ہمارے عزیز نے نمبر ۲ مین بیان کیا ہی اور مرزا صاحب اپنے بیان سے کاذب اور

یا نہین اگر وحی الٰہی سے لکھے گئے تو چونکہ اُن خطون کا کوئی نتیجہ نہین ہوا اس لیے وحی الٰہی نے ایک فعل عبث کیا یا نہین۔؟،، (۳) احمد بیگ کے داماد کی پیشینگوئی کے متعلق اور نکاح آسمانی کے متعلق جتنی تحدی کے الفاظ تھے سب وحی الٰہی سے تھے یا نہین۔،، (۴) دنیاوی امور کے متعلق جو آپ فرمایا کرتے تھے وہ بھی وحی الٰہی سے ہوتے تھے یا صرف دینی امور کی باتین۔ واضح ہو کہ الزامی جواب بیکار ہوتا ہے تحقیقی جواب ہونا چاہیے۔

ع۳ حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اس کے متعلق ذیل کے سوالات[۱] ہین۔

(۱) یہ الہام مرزا صاحب کی فضیلت کی دلیل ہے یا نہین۔؟

(۲) اگر فضیلت کی دلیل ہے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کو بھی یہ الہام ہوا تھا یا نہین۔ اگر نہین ہوا تھا تو آپ اس فضیلت سے (نعوذ باللہ)

[۱] ماشاء اللہ کس متانت اور غور و فکر بلیغ سے یہ اعتراض کیے گئے ہین۔ ان اعتراضون کا کچھ جواب ہو سکتا ہے مین یقین سے کہہ سکتا ہون کہ نہین ہو سکتا۔ یہ وہ اعتراضات ہین جو کسی مخالف کے قلم سے نہین نکلے۔ جزاک اللہ یہان مین اپنے عزیز سے اسقدر کہونگا کہ اس الہام سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جزئی فضیلت سمجھنا یعنے تھوڑی سی بات مین فضیلت خیال کرنا صحیح نہین ہے۔ بلکہ یہ ایسی عظیم الشان فضیلت ہے کہ فضیلت کلّی سے اسکا مرتبہ بڑھا ہوا ہے کیونکہ اس الہام کا حاصل یہی ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت اپنی خدائی مرزا صاحب کے حوالے کر دی۔ نہایت ظاہر اور یقینی بات ہے کہ یہ صفت اور قدرت خاص خدا تعالےٰ کی ہے کہ ہر شے اسکے کُن کہنے یعنے حکم کرنے سے موجود ہو جائے جب یہ خاص صفت خدائی مرزا صاحب کو دی گئی اور وہ مراتب عالی تقرب جو اور دوسرے الہامات مین مرزا صاحب نے بیان کیے ہین پہلے سے حاصل تھے تو بالیقین فضیلت کلی ثابت ہوئی اور فضیلت کلی بھی معمولی طور سے نہین بلکہ نہایت ہی عظیم الشان فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ مین اسکی زیادہ شرح نہین کرتا ماسٹر صاحب خود ہی غور کرین ہمارے بعض معزز دوست اس الہام کو آئندہ دعوی خدائی کی تمہید کہتے ہین ۱۲

محروم رکھے گئے یا نہین - اور اس طرح پر حضرت مرزا صاحب کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت (اگرچہ جزوی ہی سہی) ہوئی یا نہین -

(۳) اگر اس الہام کی کچھ بھی اصلیت تھی یعنی اگر صرف بات ہی بات نہ تھی تو کیون نہین حضرت مرزا صاحب نے لفظ کُن سے اپنا سب کام کر لیا - احمد بیگ اور اُسکی ہمشیرہ کے پاس خوشامد اور دھمکی کے خط لکھنے کی زحمت اُٹھانے کے بدلے کیون نہین ایک کُن سے سب کو راضی کر کے شادی کر لی بالفرض اگر غیر سے شادی ہو چکی تھی تو ایک یا دو یا حد تین[۳] کُن سے سب موانع دور کر سکتے تھے اور پھر محمدی بیگم کے ساتھ عقد کر لیتے (سبحان اللہ کیسے سچے اعتراضات ہین) -

۱۰ - حضرت مرزا صاحب کے الہامات مین یہ ذیل کے فقرے ہین -

اِصْنَعْ مَا شِئْتَ ،، تو جو چاہے کر کیونکہ تو مغفور ہے -؟ اس کے متعلق سوالات ذیل کا جواب درکار ہے ،، -

(۱) کیا اس آزادی کا اجازت دینے والا اللہ تعالے ہو سکتا ہے -؟

(۲) کیا اس الہام کے بنا پر شریعت کا روک مرزا صاحب پر سے اٹھ نہین گیا تھا ؟ -

(۳) کیا ایسے الہام پانے والے کا درجہ اس سے بڑھا ہوا معلوم نہین ہوتا ہے جسکو حکم ہوتا ہے -

(۱) فصل لربک وانحر - (۲) قم فانذر (۳) وثیابک فطہر وغیرہ وغیرہ -

(۴) کیا اس مضمون کا الہام کسی گذشتہ نبی یا ولی کو ہوا ہے ؟

(۵) کیا اسس الہام کا مفہوم عقبیٰ کے منکر فلاسفرون کے قول سے نہین ملتا جلتا ہے جو کہتے ہین کھاؤ پیو خوش رہو نقد کو دیکھو اُودھار پر بھروسا نکرو۔،، (ضرور ملتا ہے)۔

سلہ (راقم تقریظ) میرے عزیز مولوی عبدالمجید سلمہ نے اسس ایک فقرہ **اصنع ماشئت**،، مرزا صاحب کے الہام سے پانچ اعتراضات مرزا صاحب پر ایسے جماے ہین کہ قیامت تک اسکا شافی جواب کسی سے سواے مان لینے کے نہین ہو سکتا ہے میرے عزیز نے کیسی سچی باتین اپنی دیانت اور تفقہ سے نکالی ہین اور چونکہ اُن کو فلسفہ مین نظر عمیق معلوم ہوتی ہے اور منکرین آخرت کے فلاسفرون کے اقوال اور اعتقاد سے واقفیت تامہ رکھتے ہین اسس لیے جناب مرزا صاحب کے فلسفیانہ خیالات کے مغز سخن تک پونہچکر جو ایک سچے دیندار اہل اسلام کی راے سلیم ہو سکتی تھی اُسپر قائم ہو گئے۔ مرحبا جزاک اللہ۔

اب یہ بھی معلوم کرلین کہ مرزا صاحب کا یہ الہام بعینہ ویسا ہی ہے جیسا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو واقعہ پیش آیا تھا چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار مین لکھتے ہین کہ حضرت ممدوح ایک میدان مین تھے وہ انوار سے بھر گیا اور اُس مین ایک عجیب وغریب صورت نظر آئی اور مجھے اُس نے پکار کر کہا کہ مین پروردگار تیرا ہون مین نے تجھ پر سب چیزین حلال کردین۔ بگیر آنچہ طلبی وبکن ہرچہ خواہی الخ یہ بالکل ترجمہ ہے **اصنع ماشئت** کا مگر چونکہ حضرت شیخ کمال علمی کے علاوہ مقبول خاص خداوندی تھے اسس لیے اللہ تعالے نے کید شیطانی کو اُنپر منکشف کردیا اور اُنھون نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھکر اُسس شیطانی فریب سے نجات پائی۔ اور مرزا صاحب ایسے الہامون کی وجہ سے اور زیادہ اُسکے پابند ہو گئے۔ اللہ تعالے ہمین اور آپ کو بھی ہر طرح کے مکاید شیطانی سے محفوظ رکھے آمین ۱۲

ع ۵ آتھم[1] کے متعلق جو حضرت مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا اسکا مفہوم یہ تھا
کہ دونوں فریق مین سے جو عمدًا جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز
انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ آج سے پندرہ مہینے کے اندر ہاویہ مین
گرایا جائیگا بشرطیکہ رجوع الی الحق نکرے۔
اب مضمون صاف ہی کہ اگر آتھم رجوع الی الحق نکریگا تو ہاویہ مین گرایا جائیگا
یعنے اگر رجوع کریگا تو ہاویہ کی سزا سے بچ جائیگا۔
رجوع الی الحق اور سزاے ہاویہ ایک ساتھ جمع نہین ہوسکتے ہین۔ لیکن ہم
دیکھتے ہین کہ حضرت مرزا صاحب نے آتھم کے بھاگے پھرنے اور سراسیمہ
ہونیکا نام رجوع الی الحق بھی رکھا ہی اور ہاویہ مین گرنا بھی۔،، (اس جگہ

[1] الہامات مرزا مؤلفہ مولوی ثناء اللہ صاحب مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء مین صفحہ ۱۰ لغایت ۳۰ آتھم والے مضمون کو اگرچہ بڑے شدومد سے لکھا ہے۔ مگر میرے عزیز مولوی عبدالمجید سلمہ نے جس متانت اور خوبی سے مرزا صاحب پر اعتراضون کا پہاڑ توڑا ہے وہ واقعی معمولی بات نہین ہے بلکہ قابل تعریف اور آفرین کے ہے لہذا اُن مضامین پر ہمنے خطا متیازی دیدیا ہے جزاہ اللہ تعالے احسن جزا، فی الدنیا والآخرة چونکہ عزیز موصوف نے مختصر لکھا ہے اس لیے پوری کیفیت معلوم کرنے کے لیے الہامات مرزا صفحہ ۱۰-۳۰ ضرور ملاحظہ کرنا چاہیے ۱۲ ۔ [2] مرزا صاحب خود ہی بڑی صفائی سے تشریح فرماتے ہین "کہ مین اس وقت اقرار کرتا ہون کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ مین آج کی تاریخ سے بسزاے موت ہاویہ مین نہ پڑے تو مین ہر ایک بات کے لیے تیار ہون۔ ذلیل کیا جاؤن۔ روسیاہ کیا جاؤن۔ وغیرہ وغیرہ اور مین اللہ جلشانہ کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا (یعنے آتھم کو ۱۵ ماہ کے اندر ہلاک کرکے ہاویہ مین ڈالیگا ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین و آسمان ٹلجائین پر اسکی باتین نہ ٹلین گی (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸) ،، ناظرین انصاف سے ملاحظہ کرین کہ مرزا صاحب نے جس الہامی پیشینگوئی کو حلف کرکے پبلک مین دعوے کے ساتھ ظاہر کیا اسکا یہ حال ہی۔ کیا مرزائیونکے نزدیک کوئی ایسا بھی خدا ہی؟ جو اپنے ایسے رسولونکو اسطرح ذلیل رسوا کیا کرے ۱۲

عزیز موصوف مرزا صاحب پر ایک مزے دار سوال کرتے ہین)۔

اب سوال یہ ہے کہ رجوع اور ہاویہ کا جمع ہونا تو الہام کے روسے ناممکن ہے بیچارہ آتھم اگر رجوع کر چکا۔ تو پھر ہاویہ اُس پر کہان سے آگیا یا تو رجوع ہی کرتا یا ہاویہ مین گرتا یہ تاویل جس مین اجتماع ضدین ہے۔ ومَا ینطِقُ عَنِ الھویٰ۔۔۔ الخ والے الہام کے ماتحت ہو کر وحی الٰہی سے ہوا تھا یا نہین،، (پھر لکھتے ہین)

۶ اس آتھم کے متعلق زمانہ کے بعد کشتی نوح مین حضرت مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین پیشین گوئی مین یہ بیان تھا،، کہ فریقین مین سے جو شخص اپنے عقیدہ کے روسے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو وہ (آتھم) مجھ سے پہلے مر گیا،، پیشین گوئی مین جو مضمون تھا وہ تو اوپر ۵ مین بیان ہو چکا ہے۔ لیکن کشتی نوح مین جو اُسکا خلاصہ درج ہوا ہے وہ بھی غور سے ملاحظہ کیجیے اور انصافاً فرمائیے کہ کیا[1] اس طرح کا خلاصہ لکھنا جائز ہے۔؟ کیا پندرہ ماہ کی

[1] میرے عزیز سلمہ کو ابھی تک وہی دنیاوی لحاظ مرزا صاحب سے باقی ہے اسی وجہ سے لفظون مین اُن کی جانب داری کرتے جاتے ہین ۵ والی پیشین گوئی کے خلاصہ سے کشتی نوح کے مضمون کو کیا نسبت۔ صاف یہ نہین کہتے کہ اسطرح کا خلاف واقعہ جھوٹ لکھنا جائز ہے؟ دینی امور مین اس قسم کی رعایت کا نام مداہنت ہے اور قانونی اصول کے روسے خلاف دیانت۔ ارباب نظر کے لیے میری تقریر پر غور لازم ہے ۱۲

مدت کو پس انداز کرنے سے رجوع الی الحق کی شرط کو چھوڑنے سے پیشین گوئی کی وہی حیثیت رہی جو پہلے تھی،، یقیناً نہین رہی- اس طرح کا خلاصہ اور مختصر بیانی سے ایک فریق کو یعنے حضرت مرزا صاحب کو بہت زیادہ ناجائز فائدہ پہونچ جاتا ہے- کیونکہ برسون کے بعد جب آتھم دنیا سے گذر چکا ہے ایک ناواقف شخص کشتی نوح کی مذکورہ بالا عبارت کو پڑھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ ایک فریق زندہ موجود ہے اور دوسرا مر چکا وہ فوراً زندہ فریق کے حق مین ڈگری دیدیتا ہے حالانکہ اگر اصل کیفیت معلوم ہو کہ مدت پندرہ ماہ مقرر تھی شرط رجوع الی الحق تھی- اور سزا ہاویہ مین گرایا جانا جس کے معنی صرف گھبرا کر سراسیمہ پھرنا کہا گیا تھا- تو قرینہ غالب ہے کہ وہ اس پیشین گوئی کے بارے مین کچھ اور رائے قائم کرسکتا تھا پس پیشین گوئی کو اس طرح مختصر کرنے سے ایک ناواقف کو دھوکھا لگنے کا احتمال ہے یا نہین؟ میرے خیال مین ضرور احتمال ہے اور قوی احتمال ہے احتیاط اور حزم کے خلاف ہے- اب مین بہت تھک گیا ہون اور یہ تو مشتے نمونہ از خروارے ہے-

عاجز راقم عبد المجید ۱۰- اکتوبر- کلکتہ

اب مین تمام اہل حق سے اور بالخصوص اپنے عزیز کاتب خط سے ضرور کہون گا کہ مرزا صاحب کی صرف آتھم والی پیشین گوئی مرزا صاحب کی حالت معلوم کرنے کے لیے کامل معیار ہے - اگر انصاف اور حق پرستی کی نظر سے دیکھی جاے - اول تو اصل پیشین گوئی کو دیکھا جاے کہ کس زور سے پندرہ ماہ کے اندر مر کر اُس کا ہاویہ مین گرایا جانا لکھا ہے اور جب اس وثوق اور یقینی میعاد کے اندر وہ آتھم نہین مرا تو مرزا صاحب نے کیسی کیسی باتین بنائی ہین کہ خدا کی پناہ آخر مین عاجز ہو کر کشتی نوح مین اپنے دعوے کو بالکل بدل کر یہ کہتے ہین کہ فریقین مین سے جو شخص جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا - کہان پندرہ ماہ کے اندر مرنا اور کہان اُس کے مرنے کے بعد یہ کہدینا کہ جھوٹا پہلے مریگا - یہ صریح جھوٹ اور علانیہ بناوٹ جو مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کے غلط ہو جانے پر کی ہے نہایت روشن طریقے سے اُن کے کاذب ہونے کو ثابت کر رہی ہے - اب جس کا جی چاہے وہ اس کھُلی صداقت کو قبول کرے اور جس کا جی چاہے علانیہ کذب کی پیروی مین رہے -

اب مین ناظرین کو اس طرف متوجہ کرتا ہون کہ ہمارے عزیز نے ابتداے خط مین بھی لکھا ہی کہ جو کچھ اس خط مین ہم لکھین گے وہ اُس

طویل خط کا نمونہ ہے جس مین شبہات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور پھر آخر مین اُسس سے زیادہ تصریح کرتے ہین اور جو اعتراضات اسس خط مین کیے ہین۔ اُنھین مشتے نمونہ از خروارے بتائے ہین۔ اب ہم عزیز ممدوح کی حق طلبی اور خیر خواہی سے امید رکھتے ہین کہ وہ اسس طویل خط کو خود شائع کرین گے اگر مولوی عبدالماجد صاحب کی صحبت سے اور اُن کی تعلیم سے اُن کی دلی سچائی اور حق طلبی زائل نہوگئی ہو گی (خدا تعالے ایسا نہ کرے) میرا خیال ہے کہ میرے عزیز کے شبہات کثیرہ مین ذیل کے شبہات بھی ضرور ہون گے اسس لیے مین چاہتا ہون کہ چھ نمبر تو اُنھون نے اپنے قلم سے لکھے ہین چار میرے قلم سے لکھے جائین اور پورے دس کی نصاب ہو جاے اور تِلکَ عَشَرَۃٌ کامِلَۃٌ کا پورا مصداق ہو جائے وہ شبہات حسب ذیل ہین۔

۷۔ مرزا صاحب نے ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو (یعنے اپنے مرنے سے سات مہینے اکیس روز قبل) ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور اپنے دوسرے مخالفین کے نسبت ایک طویل الہامی اشتہار شائع کیا جسکا نام تبصرہ رکھا اور اپنی جماعت کو حکم دیا کہ اس پیشینگوئی کو خوب شائع کرین[1] چنانچہ اُن کے مریدین نے بھی بموجب حکم مرزا صاحب کے

[1] جناب مرزا صاحب کو اپنی ان الہامی پیشینگوئیون پر اسقدر وثوق کامل تھا کہ یہ سب اُنکے مرنے سے پہلے ہی ہوکر رہین گی اس لیے اسکی اشاعت کے لیے تاکیدی فرمان جاری فرمایا تھا۔ مگر خیر سے ہوا کچھ نہین کبیرداس کی اُلٹی بانی ہوگئی اور حکیم مومن خان دہلوی کے مصرعہ کے مطابق ہوا۔ چونکہ مصرعہ برجستہ اسجگہ چسپان ہوگیا اسلیے ربط کے لیے بنظر دلچسپی کے مصرعۂ اولی راقم نے بڑھا دیا ہی معاف فرمائیگا۔ مسیحا کا ہوا سب کا یہ اُلٹا + ہم اُلٹے بات ۔۔

اچھی طرح سے شائع کی اس الہام کی تفصیل ذیل میں بلفظہ کیجاتی ہے۔ اپنے دشمن سے کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا۔ مین تیری عمر بڑھا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہگئے ہین یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشینگوئی کرتے ہین۔ ان سب کو جھوٹا کرون گا۔ اور تیری عمر بڑھا دونگا۔ دشمن جو تیری موت چاہتا ہے وہ خود تیری آنکھون کے روبرو اصحاب فیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا۔ تیرے مخالفون کا اخزا اور افنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔،،

(راقم) کہنے کو تو ایک پیشینگوئی ہے مگر درحقیقت یہ چار پیشینگوئیون کا مجموعہ خود یہ ایک پیشینگوئی ہے ناظرین ملاحظہ کرین۔

(۱) تیری عمر بڑھا دون گا (۲) ان سب کو جھوٹا کرونگا (۳) دشمن تیرے سامنے نابود اور تباہ ہوگا۔ (۴) تیرے دشمن کی ہلاکت تیرے ہاتھ سے مقدر تھی۔

اب ہمارے دوست مولوی صاحب جواب دیوین کہ مطابق الہام کے مرزا صاحب کی عمر بڑھائی گئی؟ اگر بڑھائی گئی تو کتنی؟ اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اس پیشینگوئی کے مطابق جھوٹے ہوئے یا مرزا صاحب؟ ڈاکٹر عبدالحکیم خان مثل اصحاب فیل نابود اور تباہ ہوئے یا کوئی دوسرا؟ یا خود بدولت؟ عبدالحکیم خان کی ہلاکت یا اخزا مرزا صاحب کے ہاتھ سے جو مقدر تھی وہ پوری ہوگئی؟ یا برعکس مرزا صاحب ہی اندر میعاد مقررہ عبدالحکیم کے چل بسے۔

جواب ذرا متانت اور شایستگی سے سمجھ بوجھ کر عنایت فرمایئے۔ اور تین مہینے کی کامل مہلت آپ کو دی جاتی ہے۔

ع۸۔ بجواب تحریر ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرقومہ ۱۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء جس مین مرزا صاحب کے مرنے کی پیشینگوئی ڈاکٹر صاحب نے کی تھی مرزا صاحب نے ۱۶۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء مین مفصلۂ ذیل اشتہار دیا۔

"مین سلامتی کا شاہزادہ ہون کوئی مجھپر غالب نہین آسکتا بلکہ خود عبدالحکیم خان میری سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہوجائیگا۔"

(راقم) اب میرے معزز دوست مولوی عبدالماجد صاحب فرماوین کہ مطابق الہام مرزا صاحب کے ڈاکٹر صاحب ہلاک ہوگئے یا خود بدولت اندر میعاد مقررہ ڈاکٹر صاحب کے ہلاک ہوے۔ اور ہمارے عزیز مولوی عبدالمجید سلمہ صرف اس امر پر غور کرین کہ ڈاکٹر صاحب نہ مدعی مجددیت نہ دعوی دار نبوت صرف الہام کے مدعی ہین مگر اُن کی پیشینگوئی مرزا صاحب کے مقابلہ مین کیسی سچی ہوئی اور مرزا صاحب کی پیشینگوئی اُنکے مقابلہ مین کیسی صریح غلط ثابت ہوئی جس سے مرزا صاحب اپنے اقرار اور اپنے الہام کے روسے کاذب ٹھہرے سخت افسوس ہے کہ ان صریح واقعات کے بعد بھی حضرات مرزائی پیشینگوئی کو معیار صداقت سمجھتے ہین اور ڈاکٹر صاحب کو کاذب اور مرزا صاحب کو صادق مان رہے ہین۔ ع۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔

ع۹ اسی اشتہار مین مرزا صاحب فرماتے ہین کہ "یہ کبھی نہین ہوسکتا کہ شریر[ف۱] اور مفتری کے سامنے صادق[ف۲] اور مصلح فنا ہوجاے۔"

(راقم) مولویصاحب براہ دیانت فرماوین کہ جیسا مرزا صاحب کا الہام تھا

ف۱ شریر و مفتری سے غرض مرزا صاحب کی ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب تھے اور الہامی شان تشدد کو لحاظ کرین کہ کبھی یہ نہین ہوسکتا ۱۲ ف۲ اور صادق اور مصلح سے اشارہ مرزا صاحب کا اپنی طرف تھا ۱۲

ویسا ہی وقوع مین آیا یا اسکے بالکل برعکس یعنے شریر اور مفتری عبدالحکیم خان کے سامنے صادق اور مصلح مرزا صاحب تاریخ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور فنا ہو گئے۔ اب فرمایئے کہ صادق اور مصلح کون ہوا۔

عنا اسی اشتہار مین مرزا صاحب فرماتے ہین کہ "یہ کبھی نہین ہوگا کہ مین ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مرون کہ عبدالحکیم خان کی پیشگوئی کی میعاد مین ہلاک ہو جاؤن" (مگر خدا کے فضل سے ہوا تو ایسا ہی مشیت سے کیا زور ہے)۔

(راقم) خود ہمارے مولوی صاحب اور دیگر حضرات جماعت مرزائیہ اس الہام کی شدت وثوق اور تاکید مؤکد پر ایک نظر ڈالکر ارشاد فرمائین کہ مرزا صاحب کا یہ الہام درست نکلا یا بالکل غلط ثابت ہوا۔ مشیت ایزدی نے الہام مرزا صاحب کے خلاف دنیا پر ظاہر کر دیا۔ کہ خود بقول جناب مرزا صاحب جس ذلت اور لعنت کی موت سے اپنا مرنا تنفر اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اُسی مین اس جہان سے کوچ فرمایا۔ اور اُسی ذلت کی موت سے اس جہان سے سفر کیا جسکو اُنھون نے جھوٹے کا نشان قرار دیا تھا کیا کوئی مثال ایسی شدید اور مؤکد الہام کے وقوع مین نہ آنے کی ابتدائے آفرینش عالم سے تا ایندم مل سکتی ہے۔ ہرگز نہین۔ واللہ ہرگز نہین۔ ثم باللہ ہرگز نہین۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی برگزیدہ رسول ایسی پختگی سے خبر دے اور بار بار مختلف عنوان سے بیان کرے اور پھر وہ خبر جھوٹی نکلے۔ ؟ یہ ہرگز نہین ہو سکتا۔

یہ ہے فیصلۂ آسمانی جسنے مرزا صاحب کی حالت کو ظاہر کر دیا ہی خواہ مسلمانان
عزیز من اسمین خوب غور کرو اور اچھی طرح سمجھو

محمد عبدالرحمن قادری مجددی
عظیم آبادی

ملاحظہ کیجیے

جس مضمون مین یہ رسالہ لکھا گیا ہے
اُسمین رسائل ذیل بھی ہین۔ اور نہایت تحقیق سے
لکھے گئے ہین طالبین حق ضرور ملاحظہ فرمائین۔

فیصلہ آسمانی حصۂ اول مع تتمہ ۳/
ایضاً حصۂ دوم ۴/
شہادت آسمانی
حقیقۃ المسیح ۴/
معیار المسیح ۲/

تنزیہ ربانی
معیار صداقت۔ حق نما
مسیح کاذب
تائید ربانی
تنبیہ قادیانی

المشتھر
سیّد عبد الرحمٰن مقیم مونگیر
متصل خانقاہ رحمانیہ

خیرخواہانہ گذارش

میرے عزیز آپکے خط سے بخوبی معلوم ہوا کہ آپکے دل مین مرزا صاحب کیطرف سے شبہون کا انبار ہے تمام شبہے کسقدر ہین اور کیسے کیسے ہین اسکا اندازہ تو اُسیوقت ہوگا جب آپ اپنے خلقی صلاحیت اور سچائی کے جوش مین بلاخوف و رعایت اُنھین ظاہر کرینگے۔ مگر مین نہایت سچائی سے کہتا ہون کہ اس خط مین آپکے بعض بعض شبہے تو ایسے قوی ہین کہ صرف اُسپر غور کرنے سے دلی صداقت اور انصاف پسندی مرزا صاحب کی حالت کا کامل فیصلہ کردیتی ہی۔ اور اُن شبہونکے بعد آپ ایسے ذی علم کا تامل مین رہنا نہایت حیرت خیز ہے۔ انکے علاوہ فیصلہ آسمانی مین جو کچھ لکھا گیا ہی اور شہادت آسمانی مین مرزا صاحب کی عظیم الشان غلطی کو دکھایا ہی۔ انھین صاف دلی سے دیکھیے کیا ان باتون کا جواب ہو سکتا ہی؟ ہرگز نہین کیا اسمین کسی اہل نظر کو تامل ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے جس نشان کو اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھیرایا تھا اُس کا ظہور ہرگز نہین ہوا۔ ہر ایک صادق ذی عقل یہی کہے گا کہ اُسکا ظہور اُسیوقت ہوتا کہ محمدی کا نکاح مرزا صاحب سے ہوجاتا مگر دنیا پر روشن ہوگیا کہ یہ نہین ہوا۔ مرزا صاحب کے رسالون مین آپنے دیکھا ہوگا کہ چاند اور سورج کے اجتماع کو مرزا صاحب نے کس زور و شور سے اپنی صداقت کا آسمانی نشان بتایا ہی پھر اُسکا محض غلط ہونا شہادت آسمانی مین کس پُرزور تحریر سے ثابت کیا ہے۔ یہ تو معلوم ہوا کہ اُسے دیکھکر آپ نے کہا کہ چاند گہن کا پہلی یا چوتھی تاریخ مین ہونا مین مان نہین سکتا البتہ حدیث کے

موضوع ماننے کے لیے تیار ہون - جزاک اللہ عزیز من اسی پر فیصلہ ہے اُس رسالہ مین پہلے تو یہی بیان کیا ہی کہ یہ حدیث موضوع ہی مگر چونکہ مرزا صاحب نے اُس حدیث کی صحت پر بہت زور لگایا ہی اس لیے اُسے مانکر اُسکے معنی بیان کیے ہین اور ثابت کیا ہی کہ اس روایت مین جس اجتماع کا ذکر ہے وہ مرزا صاحب کے وقت مین نہین ہوا بلکہ یہ بھی لکھا ہی کہ روایت کے یہ معنی اُسکے موضوع ہونے کی دلیل ہین پھر جس دعوے کو مرزا صاحب اس زور و شور سے بیان کرین اور برسون اُسکی صداقت پر اصرار اور اُسکا اعلان کرتے رہین پھر وہ محض کاذب ثابت ہو - اسکے بعد اب مرزا صاحب کے باب مین غور و فکر کی کیا بات رہجاتی ہے سخت حیرت ہی - اسیطرح حقیقۃ المسیح کو دیکھیے کس خوبی سے متعدد طریقون سے مرزا صاحب کی حالت کو روشن کر کے دکھایا ہی یہ رسالے آپکے خیالات کے کیسے مؤید ہین اور یہ بھی آپ جانتے ہین کہ کن بزرگ نے یہ رسالے لکھے ہین اُنھین ان جھگڑون سے کبھی واسطہ نہین ہوا - یہ آپ جان چکے ہین کہ اس ضعیفی مین اپنے خلاف عادت ان جھگڑون مین پڑنے کی وجہ کوئی ذاتی غرض نہین ہوئی بلکہ الہام الٰہی اسکا باعث ہوا ہی اور اسی وجہ سے اُنھون نے اپنا مشہور نام ظاہر نہین کیا - یہی وجہ ہے کہ ان رسالونکی وجہ سے بہت کچھ ہدایت ہوئی اور انشاء اللہ ہوگی - اب مین ختم کرتا ہون اور محض خیر خواہی سے کہتا ہون کہ خدا کے لیے آپ صاف دلی سے ان رسالونکو دیکھین اور یقین کرلین کہ کوئی انکا جواب نہین دے سکتا -

آپ کا خیر خواہ

سید محمد عبد الرحمن اعظم آبادی